ا

لم یزل

لم یزل

(حمدیہ مجموعہ)

عبدالمجید چٹھہ

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

شاعر : عبدالمجید چٹھہ

سرورق : احسن

باراوّل : ۲۰۱۷ء

کمپوزنگ: التمش مبین

0321-4730769

مطبع : حاجی حنیف پرنٹرز، لاہور

قیمت : ۲۰۰ روپے

بیرون ملک : ۲۰ امریکی ڈالر

ملنے کا پتہ:

885-J2 جوہر ٹاؤن، لاہور

فہرست

◆ بندگیٔ لم یزل	کرامت بخاری	۹
◆ حسن عقیدت کا عمدہ اظہار	سیّد فخر حسین بخاری	۱۱
◆ مُنتہا کہیے اسے یا اِقتصا کہیے اسے		۱۵
◆ مجھے اپنی نبیؐ کے ہی وسیلے سے عطا کرنا		۱۷
◆ سایہ مرا زمین پہ بچھا یا کہ دیکھ لو		۱۹
◆ دین و دنیا میں سرخرو کرنا		۲۱
◆ الٰہی نام تیرا ہی سہارا زندگی کا ہے		۲۳
◆ الٰہی میں تری رحمت کی کہکشاں میں رہوں		۲۴
◆ الٰہی تو مرا حاجت رِوا ہے		۲۵
◆ مجسم آرزو بن کر سراپا التجاء بن کر		۲۷
◆ شب اسریٰ سیرِ مقامات ساری		۲۹
◆ جو مانگا تو مجھے میرا سہارا مل گیا مولا		۳۰
◆ پُتلا ہوں میں خطاؤں کا کرتا ہی جاؤں گا		۳۱
◆ یا رب میرے نصیب کی طیبہ میں شام ہو		۳۲
◆ ہوں مشکل میں بچا میرے اللہ		۳۳
◆ یا ربّ تو مجھے غیر کا محتاج نہ کر		۳۵
◆ اپنے نصیب سے مرا لڑنا محال ہے		۳۶
◆ نظر میں حسنِ نظر کے دیے جلاتی ہے		۳۷

- دل پہ بس تیری حکومت ہے مرے بندہ نواز ٣٨
- اپنے عصیاں کا کبھی دامن اُٹھا کر دیکھنا ۴٠
- ربّ کی محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت دیکھی ۴٢
- اے مالکِ ہر کون و مکاں ارض و سماں سُن ۴٣
- ہم سے تیرا احسان بھلایا نہیں جاتا ۴۴
- الٰہی بے سہارا کیوں کہوں تیرا سہارا ہے ۴٦
- مجھ کو تو الٰہی تری رحمت پہ یقین ہے ۴٧
- تو نورِ شش جہات ہے، تُو نورِ زندگی ۴٨
- پھر قاسمؐ جہان کا جلوہ عطا کرے ۴٩
- رحمن تیری نعمتیں کیسے کروں شمار ۵٠
- مجھ کو مری طلب سے بھی بڑھ کر عطا کیا ۵١
- ماسوا ربّ کے نہیں ہے کوئی حاجت روا ۵٣
- یا ربّ مرے گناہوں سے صرفِ نظر بھی ہو ۵۴
- تیری توصیف میں سرسبز ہیں اشجار سبھی ۵۵
- اے خدا ہر ظلم سے ہم کو بچا ۵٧
- آسمانوں کے ستاروں کے نگہبان خدا ۵٩
- اے مالک تحریر تُو تقدیر بنا دے ٦١
- جہان کی چیرا دستیوں سے بچائے رکھنا الٰہی مجھ کو ٦٢
- ہر دستِ مفلسی کا سہارا خدا تو ہے ٦٣
- کتنا احسان ہے بندوں پہ یہ عالی تیرا ٦۵
- جو دیا مجھ کو میرے رب نے دیا ٦٧
- مشکلیں مجھ پر پڑی ہیں اے میرے ربّ کرم ٦٨

- ◆ تیرے اوصاف کسی اور میں ہوں کیسے بھلا ۶۹
- ◆ کوئی غم جب بھی مجھے ستاتا ہے ۷۱
- ◆ تیرہ شبی میں مجھ کو ملے تیری روشنی ۷۳
- ◆ میں ہوں غلام سیدِ ابرارؐ یا خدا ۷۵
- ◆ وہ چنگاڑتی آئے گی جب زمیں پر ۷۶
- ◆ ذکر ہے تیرا کُو بہ کُو نور ہے تیرا چار سو ۷۸
- ◆ تیرے گھر مان بڑھانے کے لیے آیا ہوں ۷۹
- ◆ ہٹ جا نظر سے دُور تُو اے سطحِ نیلگوں ۸۲
- ◆ الٰہی آپؐ سے سب التجا بھی کرتے ہیں ۸۳
- ◆ دونوں سے محبت ہے طیبہ ہو کہ بطحا ہو ۸۴
- ◆ نگاہِ کرم مجھ پہ فرما الٰہی ۸۵
- ◆ تیرے کرم سے سرخرو ہو جائے دل مرا ۸۷
- ◆ غم کے دریا میں بہائے ہوئے اِن لوگوں کو ۸۸
- ◆ میرے اللہ مصیبت سے بچائے رکھنا ۸۹
- ◆ ہوں پریشان خدا مجھ کو سہارا دے دے ۹۰
- ◆ رزق کا وعدہ اگر ربّ نے کیا ہوتا نہیں ۹۱
- ◆ خوش ہوں تیری رضا پہ میں ہر حال میں خدا ۹۲
- ◆ تیرے محبوبؐ کی آنکھوں میں ہے جلوہ تیرا ۹۳
- ◆ میرے خدا غریب پہ رحمت کی ہو نظر ۹۵
- ◆ آنکھ میں تیرا حسن یکتا ہے ۹۶
- ◆ بکھرا ہے تیرا جلوۂ توحید چار سُو ۹۸
- ◆ کس قدر رحمتیں تیری ہیں چمن زاروں پر ۱۰۰

- تیرے گھر سے کیا کیا ضیا آ رہی ہے ۱۰۲
- ظاہر کی آنکھ سے تجھے دیکھا نہیں کبھی ۱۰۴
- میری قسمت جو سنواری ہے سنوارے رکھنا ۱۰۶
- بے مثال ایسا کہ پھر تجھ سا کوئی کیا ہوگا ۱۰۷
- خزاؤں میں تُو ہے بہاروں میں تُو ہے ۱۰۹
- دستگیری ہو مری میرے خدا ۱۱۱
- اُس کو آنکھوں میں دل میں اُتارو ۱۱۳
- روشن ہے دل میں حمد جہاں گیر کا چراغ ۱۱۵
- بتانے والی ذاتِ مصطفیؐ ہے ۱۱۷
- پاک ہے ذات جو لے گئی تھی ۱۱۸
- دل میرا نورِ حق سے آئینہ بن گیا ہے ۱۲۰
- نام ہونٹوں پہ جو آتے ہیں عبادت کیلئے ۱۲۲
- اُس کے کرم کے پھول میں چنتا ہوں بار ہا ۱۲۴
- مجھ گنہ گار سے انسان پہ رحمت کرنا ۱۲۶
- پانیوں میں زندگی، چلتی ہوا میں جان ہے ۱۲۷

بندگیٔ لم یزل

''دنیائے ادب میں ''حمدیہ'' مجموعہ ہائے کلام بہت کم کم ہیں۔ اکثر مجموعہ ہائے شعر حمدیہ نعتیہ، منقبت، سلام اور ثنائے محمدؐ و آل محمدؐ پر مشتمل ہیں لیکن ہر مجموعہ حمدیہ اشعار سے آغاز ضرور ہوتا ہے چاہے وہ کسی ملحد کا بھی کیوں نہ ہو۔ صرف اوصاف انداز اور اسلوب کا فرق ہوتا ہے۔ ''نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا'' اس کو حمد نہیں کہیں گے تو اور کیا کہیں گے ابراہیم ذوق کو سنئے:

دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

قلی قطب شاہ اُردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر ہیں ان سے لے کر ترقی پسندوں تک اور عصر حاضر کے تمام لکھنے والوں تک ہر تخلیق کار کی یہ کوشش رہی ہے کہ وہ اُس بڑے تخلیق کار یعنی خالقِ ازل کی تعریف سے اپنی گفتگو کا آغاز کرے لیکن مکمل مجموعہ پہلے شعر سے آخری تک حمدیہ ہونا یہ اعزاز کم کم شعراء کو حاصل ہوتا ہے۔

ہمارے عبدالمجید چٹھہ صاحب ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حمدیہ مجموعے مرتب کیے ہیں۔ اس سے پہلے وہ نعتیہ اور سلام و منقبت پر مشتمل ہدیہ عقیدت پیش کر چکے ہیں۔ اللہ نے انہیں نعمت گلو سے بھی نوازا ہے۔ وہ خوش الحان ہیں، خوش فکر اور خوش خیال ہیں۔ وہ اللہ کے انعام یافتہ لوگوں کے لیے گلہائے عقیدت پیش کرتے رہتے ہیں۔ ہماری کوئی شعر و ادب کی محفل ایسی نہیں جس میں ان کے لحنِ معطر کا تذکرہ نہ ہو اور ان سے حمد یا نعت نہ سنی جائے۔ وہ گہوارہ تقدیس، تہذیب کے پاسبان ہیں۔ روایت سے جڑے ہوئے ہیں کیوں نہ ہوں یہ وراثت ہے اور باقیات الصالحات میں سے ہیں۔ وہ اوّلین، متوسطین اور متاخرین کے وضع کردہ اصول و ضوابط سے آشنا ہیں اور ان اصولوں پر عمل پیرا بھی!

وہ جو ہر آغاز کا آغاز اور انجام کا انجام ہے وہ جو ازل ہے ابد ہے آخر ہے اوّل ہے حیی ہے قیوم ہے۔ اس کی توصیف کے لیے عجز کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ عجز ہی کام آ سکتا ہے۔ ہماری فکر اور تخلیقی کاوشوں سے ماورا، حدِ ادراک سے پرے، دائرہ فہم سے باہر احد، واحد، لاشریک، خالق مالک پالک رازق خدا خود ہی توفیق دے حرف عطا کرے تو حمد ہوتی ہے۔ ورنہ ہر حرف گونگا اور ہر لفظ بے معنی و بے توقیر و تاثیر ٹھہرتا ہے۔ ہمارے عبدالمجید چٹھہ صاحب اس راز سے واقف

ہیں۔ لہٰذا جگہ جگہ التجاء، دعا اور صدا بلند کرتے ہوئے اس مالک و خالقِ نطق ولب سے رزقِ سخن مانگتے ہیں۔ وہی انھیں رزقِ سخن سے نواز رہا ہے اور یہ آگے بڑھ رہے ہیں، ورنہ کائنات کے اس سب سے بڑے موضوع پر کچھ تخلیق کرنا ہر کسی کے بس میں نہیں اور نہ ہی ہر کوئی یہ ساتواں در عبور کر سکتا ہے۔ ہر ہُما شُما اس حیرت گاہِ علم ویقیں میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس طرف قلم اور ہاتھ بڑھانے کے لیے قلم کو سرنگوں اور ہاتھ کو کاسہ واژگوں ہونا پڑتا ہے۔ حال زبوں اور سوزِ دروں کو زادِ سفر بنانا پڑتا ہے۔ دو شعر دیکھئے:

میرے خدا غریب پہ رحمت کی ہو نظر
میں بندۂ حقیر ہوں عاجز ہوں اک بشر

اور پھر یقین کی منزل پہ ہمت اور حوصلے کے ساتھ گویا ہے۔

کشتی مری حیات کی بحرِ وجود میں
تیرے کرم سے آج بھی چلتی ہے بے خطر

کشتی حیات ہو، سفینہ نوح ہو یا جہازِ ملّت اُسی کے آسرے کنارے لگتا ہے ورنہ کئی بے آسرا غرق ہوئے نابود ہوئے میں نے یہ چند حروف اس لیے لکھ دیے ہیں کہ نارِ نمرود کو بجھانے کے لیے ایک پرندہ چند قطرے پانی کے چونچ سے گرا کر مطمئن تھا کہ اس کا نام آگ بجھانے والوں میں آئے گا لگانے والے میں نہیں۔ تو مجھے بھی یہ اطمینان ہے کہ مجھ حقیر فقیر، پر تقصیر کا نام بھی مواحد میں آئے گا۔ بندگانِ خدا میں آئے گا۔ میرے یہ حرف زادِ سفر اور وسیلہ ظفر ہوں گے۔ زندگی بھر کی تقصیروں کا ازالہ ممکن ہوگا کہ وہ رحیم و رحمان و غفور ہے۔

عبدالمجید چٹھہ نے اپنی بخشش کا سامان اور آخرت کا سفر آسان بنا لیا ہے۔ میرا یہ ایمان، ایقان، عرفان اور وجدان ہے کہ وہ رحمان جب تک خود احسان نہ فرمائے، زبان و قلم و ہاتھ تو کجا پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ بس دعا ہے التجا ہے، آہ ہے بکا ہے ورنہ فنا ہی فنا ہے، وہ اس راز کو پا گئے ہیں اور اپنا حمد یہ گلدستہ بارگاہ ایزدی میں پیش کر رہے ہیں۔ زہے نصیب آنے والے لوگ، نسلیں اور زمانے اس سے استفادہ کریں گے اور تپشِ عشقِ توحید کا اعادہ کریں گے، زیادہ کریں گے یقیناً ایسا ہی ہوگا اور یہ روایت تا قیامت قائم رہے گی۔ ان کے عقیدت بھرے شعر پڑھیے اور سر دُھنیے۔

احقر، خاکسار

کرامت بخاری

لاہور

حسن عقیدت کا عمدہ اظہار

اردو کی شعری روایت زیادہ تر عربی اور فارسی سے جڑی ہوئی ہے۔ اردو شاعری میں آغاز ہی سے روایت رہی ہے کہ شاعر خواہ کسی بھی صنف میں طبع آزمائی کرے حمدِ باری تعالیٰ اور نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خانوادہ نبوی کے ساتھ اپنی عقیدت اور احترام کا اظہار لازم گردانتا ہے۔ جدید دور میں بعض شعرا نے اس روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو صرف حمدِ خالقِ کائنات اور نعت رسول مقبول اور منقبت اہل بیت اطہار کے لیے مخصوص کیا اور خوب نبھایا۔ انھی میں سے ایک اس حمدیہ مجموعے ''لم یزل'' کے شاعر عبدالمجید چٹھہ ہیں۔

حمدیہ مجموعے ''لم یزل'' کو پڑھتے ہوئے جس نے سب سے پہلے توجہ کھینچی وہ اس کی زبان اور پیرایہ اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبدالمجید چٹھہ کو طبع رواں سے نوازا ہے اور ساتھ ہی سلاست کی خوبی بھی عطا کی ہے۔ ان کی کہی ہوئی حمدیں اپنی سلاست اور روانی کے لحاظ سے قاری کی توجہ کھینچتی ہیں۔ مثلاً

تیرے گھر سے کیا کیا ضیا آ رہی ہے
بتانے مجھے کچھ ہوا آ رہی ہے
زمانے کی ہر سو کڑی دھوپ میں بھی
مسرت کی سر پر ردا آ رہی ہے
جدھر بھی مری آنکھ کی روشنی ہے
وہیں والضحیٰ کی صدا آ رہی ہے

بعض اوقات تکرار لفظی بھی ان حمدوں کے صوتی اور معنوی حسن کو دوبالا کرتی ہے

کیا کیا نہ کیے نور کے اطوار ہویدا
تو کتنا حسیں کتنا حسیں کتنا حسیں ہے

حمد اللہ تعالیٰ کی تعرف وتوصیف بیان کرنے کا عمل ہے اور ظاہر ہے تعریف کے لیے صفات گنوائی جاتی ہیں۔ عبدالمجید چٹھہ کی نظر اللہ رب العزت کے جمال اور اس کی لطیف صفات

کی طرف ہی جاتی ہے اور وہ بار بار اس کے لطف و احسان کا ذکر کرتے ہیں۔

الٰہی میں تری رحمت کی کہکشاں میں رہوں
ترے ہی وصف لکھوں حمد کے جہاں میں رہوں
ترے کرم سے یہ تاریکیاں بھی مٹ جائیں
کہیں زمین پہ گھوموں کہ آسماں میں رہوں
ہمیشہ میں ترے رحم و کرم پہ ہوتا ہوں
رہوں بہار میں یا پھر کہیں خزاں میں رہوں

جہاں خالق کائنات مجموعہ و منبع صفات و کرامات ہے وہیں اس کی سب سے بڑی صفت اس کا اپنی محبوب ہستی نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دنیا پر مبعوث فرمانا ہے۔ عبدالمجید چٹھہ کچھ یوں کہتے ہیں۔

خیر البشر کو رحمت عالم بنا دیا
اور امتی ہمیں جو بنایا کہ دیکھ لو
بے مثل و بے مثال ہیں ہر چند سب نبی
کوئی نہیں حضور سا آیا کہ دیکھ لو

عبدالمجید چٹھہ اپنے کلام کو صرف حمد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ مناجات سے ملاتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے اپنی احتیاجات بھی رکھتے ہیں۔ ان کا کلام پڑھتے ہوئے ان کا اس کی ذات پر بھروسہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ وہ مانتے ہیں کہ وہ مالک کل اور رازق کل ہے اور وہ بے کہے بھی سب جانتا ہے۔

جانتا ہے تو مری ساری تمناؤں کو
تجھ کو معلوم ہے بے لفظ دعاؤں کی صدا

....

بات الفاظ و معانی کے تفاوت کی نہیں
میرا اللہ بھی تو تو ہی خدا ہے میرا

انھیں اپنی خطاؤں کا ادراک بھی ہے اور وہ اس کے غضب سے بھی ڈرتے ہیں۔

پتلا ہوں خطاؤں کا کرتا ہی جاؤں گا
لیکن ترے غضب سے بھی ڈرتا ہی جاؤں گا

لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ستار اور غفار ہونے پر بھی ایمان ہے تبھی تو وہ کہتے ہیں۔

تو گردش جہان سے محفوظ رکھ مجھے
ورنہ تو حادثات سے ڈرتا ہی جاؤں گا
آفات و بلیات سے دکھ درد سے بچا
حق ہے مجھے دعاؤں کا کرتا ہی جاؤں گا
یا رب مرے نصیب کی طیبہ میں شام ہو
مر جاؤں ذکر ہونٹوں پہ خیرالانام ہو
ہر ایک جن و انس کے شر سے بچا مجھے
ہر اک مقام تیرے کرم کا مقام ہو

عبدالمجید چٹھہ اپنے خالق سے ہم کلام ہوتے وقت اسے مختلف واسطوں سے اپنی ضرورتوں اور خواہشات کی تکمیل کے لیے قائل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میرے بچوں کے رازق و وارث
میری تکمیل آرزو کرنا

....

کرم کے بادلوں میں بس رہا ہوں
تری رحمت مری ماں کی دعا ہے

اور اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ خالق کائنات کے سامنے اپنی احتیاج پیش کرنے اور اس کی تکمیل کے لیے سب سے بڑا سہارا نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کون ہو سکتا ہے۔

اپنے محبوب پیغمبر کی اس امت کے لیے
اوج پر تیری محبت ہے مرے بندہ نواز
تو ہے لولاک کی قسمت کو سجانے والا
ہاں دکھا مجھ کو وہ لولاک نما کا چہرا

مزید کہتے ہیں۔

ہوں پریشان خدا مجھ کو سہارا دے دے
بحر غم سے مجھے تو اپنا کنارا دے دے
خود ہی کہتے ہو کہ مایوس کبھی مت ہونا
پھر بھی ہو جاؤں تو رحمت کا سہارا دے دے

ذات الٰہی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان واعتماد کا یہ عالم ہے کہ برملا کہتے ہیں۔

اسم احمد میں محمد میں تجھے پاؤں
تو اگر میم کے پردے میں سمایا ہوگا
دور ہو جائے گی دنیا کی غلاظت اس سے
تیری رحمت کی جو بارش میں نہایا ہوگا
لوگ کہتے ہیں لحد میری اندھیری ہوگی
میرا ایمان ہے ہر سمت اجالا ہوگا

بہرحال زیر نظر مجموعہ حمد ''لم یزل'' شاعر کے حسن عقیدت اور ایمان کی پختگی کا ایک عمدہ اظہار یہ ہے اور یہ اظہار ممدوح کا شاعر پر خاص کرم اور عطا ہے۔ بقول صاحب ''لم یزل''۔

منتہا کہیے اسے یا اقتصا کہیے اسے
حمد لکھتا ہوں تو پھر رب کی عطا کہیے اسے

امید کی جاتی ہے کہ یہ مجموعہ حمد کی روایت میں ایک اچھا اضافہ ثابت ہوگا۔

سیّد فخر حسین بخاری

□

مُنتہا کہیے اسے یا اِقتصا کہیے اسے
حمد لکھتا ہوں تو پھر رب کی عطا کہیے اسے

نقش ہے میرے تخیّل میں جو منظر کعبہ کا
میرے دل کی دھڑکنوں کا آشنا کہیے اسے

رہتا ہے میری زباں پر ذکر ربِّ ذوالجلال
ہر عقیدت سے محبت سے سوا کہیے اسے

حمد کا ایک ایک مصرعہ ہے مرے ربّ کی عطا
رنج اور تنہائیوں میں آسرا کہیے اسے

یہ کرم اللہ کا ہے اُس نے رکھا ہے بھرم
ہم پہ اُس کی رحمتوں کا سلسلہ کہیے اسے

ظلمتوں کی شورشوں میں آئے ہونٹوں پر وہ نام
رہنما کہیے اُسے ، ہاں ناخدا کہیے اسے

جب تلک روشن ہے میری زندگی کا یہ چراغ
بس خدائے لم یزل کا فیصلہ کہیے اسے

◆◆

□

مجھے اپنی نبیؐ کے ہی وسیلے سے عطا کرنا
اگر مانگوں سوا اُن کے نہ پوری پھر دعا کرنا

تجھے مطلوب ہے تعظیم اور تکریم آقاؐ کی
ہمیں اُنؐ کی محبت میں ہمیشہ مبتلا کرنا

ترے محبوبؐ کی توقیر سے یہ دین قائم ہے
اسی پر ابتدا میری اسی پر انتہا کرنا

مرا عشق و محبت عام کر دے واسطے اُنؐ کے
مری اولاد میں یہ سلسلہ در سلسلہ کرنا

زیارت مجھ کو ہو جائے رسولؐ پاک کی مولا
دُرونِ خواب لطف آثار مجھ کو برملا کرنا

نبیؐ پاک کے اسوہ کی طاعت ہے مرا ایماں
جو تیری ہے رضا مالک وہی مری رضا کرنا

کروں میں پاسبانی آپؐ کی حرمت کی عزت کی
اضافہ آپؐ کی تکریم میں میرے خدا کرنا

◆◆

□

سایہ مرا زمین پہ بچھایا کہ دیکھ لو
مرنے کا راز یوں بھی دکھایا کہ دیکھ لو

چلتا رہا زمین پہ اِترا کے ہر قدم
فانی وجود خاک میں لایا کہ دیکھ لو

لے جائے وہ اٹھا کے مرے جسم کو اُدھر
جس سے خمیرِ زیست اٹھایا کہ دیکھ لو

خیرُ البشرؐ کو رحمتِ عالم بنا دیا
اور اُمّتی ہمیں جو بنایا کہ دیکھ لو

بے مثل و بے مثال ہیں ہر چند سب نبیؐ
کوئی نہیں حضورؐ سا آیا کہ دیکھ لو

اپنے وجودِ پاک کی پہچان کے لئے
آدمؑ کو اس زمین پر لایا کہ دیکھ لو

◆◆

□

دین و دنیا میں سرخرو کرنا
ہر کرم میرے روبرو کرنا

میرے بچوں کے رازق و وارث
میری تکمیلِ آرزو کرنا

تیری ہر ہر عطا کا طالب ہوں
ہے میرا کام جستجو کرنا

تیری رحمت کی آس ہے مجھ کو
اس کو ہر آن ہو بہو کرنا

نیک اطوار ہو مری اولاد
اس کے جذبوں کو مشکبو کرنا

میں نے سیکھا ہے آخر شب سے
اپنے مولا سے گفتگو کرنا

◆◆

□

الٰہی نام تیرا ہی سہارا زندگی کا ہے
پکاروں میں وہاں سے جو کنارا زندگی کا ہے

دل و دماغ پہ کندہ ہے ترا ہی نام اے مالک
فقط یہ نام ہی تو ایک تارا زندگی کا ہے

سوا تیرے زمانہ تو خدایا کچھ نہیں دیتا
کرم تیرا زمانے میں اشارہ زندگی کا ہے

جہاں شبنم کے آنسو پھول کلیاں چوس لیتی ہیں
وہی گلزارِ ہستی تو منارا زندگی کا ہے

یہ تیری ذات سے آگے دکھائی کچھ نہیں دیتا
فقط تیرا سہارا ہی سہارا زندگی کا ہے

◆◆

□

الٰہی میں تری رحمت کی کہکشاں میں رہوں
ترے ہی وصف لکھوں حمد کے جہاں میں رہوں

ترے کرم سے یہ تاریکیاں بھی مٹ جائیں
کہیں زمین پہ گھوموں کہ آسماں میں رہوں

ہمیشہ میں ترے رحم و کرم پہ ہوتا ہوں
رہوں بہار میں یا پھر کہیں خزاں میں رہوں

الٰہی تیری ہی رحمت کا سایہ ہے مجھ پر
کسی غریب کے حجرے کہ آستاں میں رہوں

تو معاف کر دے مجھے اے خدائے جنّ و بشر
انیسِ جاں ہے بس اک تو تری اماں میں رہوں

◆◆

□

الٰہی تو مرا حاجتِ روا ہے
نہیں کوئی کہ تو مشکل کشاء ہے

ہے واقف تو مری شام و سحر سے
دیارِ زیست کا ہر در کھلا ہے

سہارا زندگی سے ہے لحد تک
جہانِ خلد اُس کا راستہ ہے

کیا جس نے مرے گھر کو معطر
دیارِ کعبہ کی تازہ ہوا ہے

ہر اک تعریف کے لائق وہ ہستی
اکیلا ہے مگر سب کا خدا ہے

کرم کے بادلوں میں بس رہا ہوں
تری رحمت مری ماں کی دعا ہے

◆◆

مجسم آرزو بن کر سراپا التجاء بن کر
الٰہی میں کھڑا ہوں سامنے تیرے دعا بن کر

مرے دامن میں مولا مغفرت کے پھول برسا دے
میں تیرے گھر کی چوکھٹ پر پڑا ہوں اک صدا بن کر

میں اپنی زندگی کے سارے زیر و بم سے راضی ہوں
کبھی صبر و رضا بن کر کبھی تیری رضا بن کر

یہ کشتی عمرِ رفتہ کی بچانا بحر عصیاں سے
کبھی تو ناخدا بن کر کبھی مشکل کشاء بن کر

شرف مجھ کو جو حاصل ہے تو بس تیری ہی رحمت سے
تری حمد و ثنا لکھتا ہوں میں تیری عطا بن کر

ترے گھر کی زیارت کے لیے عبدالمجید آئے
رکے تو بے نوا بن کر چلے تو بے نوا بن کر

◆◆

□

شب اسریٰ سیرِ مقامات ساری
تیری رحمتوں کی ہے برسات ساری

کروں ذکر کس کس پہ تیری عطا کا
کہ بخشی ہے تو نے یہ سوغات ساری

تو ہے رازقِ کل تو ہے مالکِ کل
تجھی سے ہیں روشن حکایات ساری

دل و جاں زباں سب ہی تیرا کرم ہے
تیرے ذکر میں ہے مری بات ساری

ہر اک دن میرا تیری رحمت سے گزرے
ہے تجھ سے منوّر مری رات ساری

الٰہی سخن کا ہے عنوان تُو ہی
مرے واسطے ہے تری ذات ساری

◆◆

□

جو مانگا تو مجھے میرا سہارا مل گیا مولا
بھنور میں تھی گھری کشتی کنارا مل گیا مولا

زمانہ چھوڑ کر میں نے طلب تجھ سے کیا آخر
یہ دامن تیری چوکھٹ پہ پسارا مل گیا مولا

میں خوش قسمت ہوں گمراہی سے تو مجھ کو بچاتا ہے
تجھے ہر حال میں جونہی پکارا مل گیا مولا

میری آنکھیں منوّر ہیں مری سانسیں معطر ہیں
انہیں کعبے کی چوکھٹ کا نظارا مل گیا آخر

بروزِ حشر مجھ پر سایہ ہو گا تیری رحمت کا
میسّر تھا مجھے پہلے دوبارہ مل گیا مولا

◆◆

□

پُتلا ہوں میں خطاؤں کا کرتا ہی جاؤں گا
لیکن ترے غضب سے بھی ڈرتا ہی جاؤں گا

تیری رضا تُو جیسے بھی رکھے گا خوش ہوں میں
اس زندگی کے ساتھ گزرتا ہی جاؤں گا

تو گردش جہان سے محفوظ رکھ مجھے
ورنہ تو حادثات سے ڈرتا ہی جاؤں گا

آفات و بلّیات سے دُکھ درد سے بچا
حق ہے مجھے دعاؤں کا کرتا ہی جاؤں گا

ہیں اس قدر مجیدؔ پہ تیری عنایتیں
دامن تری عطاؤں سے بھرتا ہی جاؤں گا

◆◆

□

یارب میرے نصیب کی طیبہ میں شام ہو
مر جاؤں ذکر ہونٹوں پہ خیرؐ الانام ہو

میں بھی درِ رسولؐ کا جاروب کش بنوں
منسوب میری ذات سے اک یہ بھی کام ہو

کرتے ہیں تیرے اِزن سے طیبہ کا جو سفر
اُن خوش نصیب لوگوں میں میرا بھی نام ہو

ہر ایک جنّ و انس کے شر سے بچا مجھے
ہر اک مقام تیرے کرم کا مقام ہو

یاد آئے مجھ کو شاہِ شہیداں کی پیاس جب
آبِ زلال کا مرے ہاتھوں میں جام ہو

ذکر حبیبؐ پاک رہے وردِ لب مجیدؔ
سانسوں کے سلسلے کا جہاں اختتام ہو

◆◆

□

ہوں مشکل میں بچا میرے اللہ
تو سن میرے دل کی صدا میرے اللہ

فلک پر فروزاں ہے سورج غموں کا
مجھے رحمتوں میں نہا میرے اللہ

جہاں ڈر ہو طوفان کی بجلیوں کا
تو اس ڈر سے مجھ کو بچا میرے اللہ

چلا لے مجھے بھی تو اُن راستوں پر
جہاں بھی ہے تیری رضا میرے اللہ

نہ گھیریں پریشانیاں مجھ کو مولا
رہے مجھ پہ تیری عطا میرے اللہ

گنہ گار ہوں میں کر اپنے کرم سے
مری درگزر ہر خطا میرے اللہ

تو حاجت روا ہے تو مُشکل کُشا ہے
میں مانگوں گا تجھ سے سدا میرے اللہ

ازل سے ابد تک ہے تیری خدائی
نہیں کچھ بھی تیرے سوا میرے اللہ

سہارا میری زندگی کو عطا ہو
یہ دنیا کہ ہے کربلا میرے اللہ

مدد کو میری بھیج دے اب کسی کو
کوئی تو سہارا بنا میرے اللہ

تو کر مجھ خطا کار کو ان میں شامل
کرم جن پہ تیرا ہوا میرے اللہ

◆◆

□

یا ربّ تو مجھے غیر کا محتاج نہ کر
اس بندۂ ناچیز کو تاراج نہ کر

ہر حال میں اے رزق کو دینے والے
مایوس میں کل تک نہ تھا پھر آج نہ کر

پہنا کے مجھے نعت کا توصیف کا تاج
اے تاجورِ کل بے تاج نہ کر

در پیش ہے گو مرحلہ صبر جمیل
رحمت کے جہاں سے مرا اخراج نہ کر

میں تیری رضا ہی کے لیے کرتا ہوں
پامال مرا کوئی بھی تو کاج نہ کر

◆◆

□

اپنے نصیب سے مرا لڑنا محال ہے
قدرت نے جو عطا کیا بہتر وہ مال ہے

منسوب اُس کی ذات سے میری عبادتیں
وہ جو بڑا عظیم ہے، جو ذوالجلال ہے

ہیں ذیبا اُس کی ذات کو رعنائیاں سبھی
دیکھو زمیں سے عرش تک اُس کا جمال ہے

کرتا ہے بے نیاز مجھے ماسوا سے وہ
دیتا ہے مجھ کو رزق وہی جو حلال ہے

فصلِ بہار باغوں میں مخلوق خوش نما
بے مثل و بے مثال ہے حسنِ کمال ہے

◆◆

□

نظر میں حسنِ نظر کے دیے جلاتی ہے
زہے نصیب کہ مکّہ کی یاد آتی ہے

بصارتوں کو بڑھاتی ہے دل کی ایک نظر
غلافِ کعبہ پہ آ کر یہ پھیل جاتی ہے

سمیٹ لاتے ہیں آنکھوں میں جو ضیائے حرم
سیاہ راہوں میں رستہ وہی دکھاتی ہے

جو وقت صحن حرم میں گزار آتے ہیں
اُسی کی یاد ہمیں آج بھی رُلاتی ہے

خدا کے فضل سے مایوس ہو نہیں سکتے
مجیدؔ حبِّ الٰہی یہی سکھاتی ہے

◆◆

□

دل پہ بس تیری حکومت ہے مرے بندہ نواز
اس قدر مجھ پر عنایت ہے میرے بندہ نواز

اپنے محبوبؐ پیغمبرؐ کی اس اُمّت کے لیے
اوج پر تیری محبت ہے مرے بندہ نواز

مجھ کو ہر بار ترا ذکر سکوں دیتا ہے
یہ بھی اک تیری عنایت ہے مرے بندہ نواز

اے مرے پاک خدا تُو ہی مرا داتا ہے
اور مخلوق کی چاہت ہے مرے بندہ نواز

تیری قدرت کے کرشمے ہیں یہ جنّت دوزخ
تجھ سے منسوب عبادت ہے مرے بندہ نواز

میرے اللہ مصیبت سے بچائے رکھنا
ہم غریبوں کی یہ راحت ہے مرے بندہ نواز

◆◆

□

اپنے عصیاں کا کبھی دامن اُٹھا کر دیکھنا
اُس کا ہو جائے کرم آنسو بہا کر دیکھنا

پھر کبھی میلا نہ ہو گا یاد رکھو گے اگر
اپنے دل میں اپنے رب کو تم سجا کر دیکھنا

ہے یقیں مجھ کو پڑے گی تم پہ رحمت کی پھوار
جانبِ رحمت کبھی آنکھیں اٹھا کر دیکھنا

اُس کی رحمت عفو و بخشش کے لیے تیار ہے
بخش دے گا وہ اسے دل میں تو لا کر دیکھنا

دیکھنا ہوتا ہے تیرا مرتبہ کتنا بلند
سامنے اس کے ذرا گردن جھکا کر دیکھنا

گردشِ حالات سے گھبرا گئے ہو کیوں مجیدؔ
ایک بار اک بار تو اُس کو بلا کر دیکھنا

◆◆

□

ربّ کی محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت دیکھی
اے خدا تیری نبیؐ پاک سے الفت دیکھی

جس نے مخلوق میں لاکھوں تھے پیمبر بھیجے
اُس نے محبوبؐ کی پھر شانِ نبوّت دیکھی

اس قدر آپؐ کو تکریم عطا کی اُس نے
پھر نبیؐ پاک کی دنیا میں محبت دیکھی

انؐ کو رحمت ہی بنایا ہے زمانے کے لیے
پھر زمانے کو ملی اُنؐ سے جو راحت دیکھی

سیرتِ سرورؐ لولاک سے معلوم ہوا
میں نے قرآن میں سرکارؐ کی سیرت دیکھی

◆◆

□

اے مالکِ ہر کون و مکاں ارض و سماں سُن
سنتا نہیں بس تیرے سوا کوئی دعا سن

ہر ایک مصیبت سے جفاؤں سے بچانا
محتاج زمانے کا نہ کر میرے خدا سن

کیوں میرے نصیبوں سے الجھتا ہے زمانہ
اے خالقِ تقدیر! مقدر کو جگا سن

اے عزت و تکریم کے مالک یہ عطا کر
تکلیف و ہزیمت سے بچا سن

پِیری میں نہ پیش آئے مجھے خانہ بدوشی
بے شک ہوں ترا بندۂ تسلیم و رضا سن

◆◆

□

ہم سے تیرا احسان بھلایا نہیں جاتا
ہمسر تو کوئی اور بتایا نہیں جاتا

سب تیری اطاعت میں نِگوں عالم کُل ہے
سر اور کسی در پہ جھکایا نہیں جاتا

ہم لوٹ کے آنے کی بھی دیتے ہیں گواہی
دفتر بھی گناہوں کا دکھایا نہیں جاتا

بس دل میں فقط تیری سمائی ہے محبت
پتھر کے صنم کو تو بٹھایا نہیں جاتا

اک تو ہی مری حاجتیں کرتا ہے مکمل
اغراض و مقاصد کو چھپایا نہیں جاتا

آئے نہ کبھی سخت گھڑی مجھ پہ خدایا
اب کوئی بھی غم مجھ سے اٹھایا نہیں جاتا

◆◆

□

الٰہی بے سہارا کیوں کہوں تیرا سہارا ہے
مدد کر تو مصیبت میں تجھے میں نے پکارا ہے

سکونِ قلب مجھ کو بھی میسّر ہو عطا کر دے
مجھے لوگوں نے وحشت کے سمندر میں اُتارا ہے

زباں شکوہ نہیں کرتی ہے مصروفِ دعا مالک
فقط تیری رضا چاہوں یہی مقصد ہمارا ہے

مری منزل ، مرا مسکن، تیری رحمت کا طالب ہے
ذرا چمکے فلک پہ جو، مری قسمت کا تارا ہے

رہے تا دم مجیدؔ عاجز اک محتاج بس تیرا
کہ اس کے بعد تیری دید کا ہونا نظارا ہے

◆◆

□

مجھ کو تو الٰہی تری رحمت پہ یقین ہے
جس جاء بھی پکاروں تجھے تُو ملتا وہیں ہے

پیدا ہوا بس تیری عبادت کے لیے وہ
افلاک میں بستا ہے کہ وہ خاک نشیں ہے

تو تھام کے رکھتا ہے فضاؤں میں پرندے
بس تیرے سہارے پہ ہر اک اہلِ زمیں ہے

کیا کیا نہ کِیے نُور کے اطوار ہویدا
تو کتنا حسیں کتنا حسیں کشا حسیں ہے

تو ہی تو سنوارے گا مرے اوّل و آخر
اک تیری رضا پر ہی نگوں میری جبیں ہے

◆◆

□

تو نورِ شش جہات ہے، تُو نورِ زندگی
ربِّ کریم تیری ہی واجب ہے بندگی

بادل ترے کرم کے جو برسیں تو ختم ہو
قلب و نظر کی جان کی صحرا کی تشنگی

منسوب تیری ذات سے صبر و قرار دل
وابستہ تیرے نور سے آنکھوں کی روشنی

عاجز گناہ گار کے اعمال تو نہ دیکھ
بس دیکھ میں بھی ہوں ترے احمدؐ کا امتی

مختار ہر زمان و مکاں! عرض پیش ہے
مل جائے تیرے شہر میں مجھ کو گداگری

◆◆

□

پھر قاسمؐ جہان کا جلوہ عطا کرے
مجھ کو خدا حضورؐ کا صدقہ عطا کرے

دنیا کے بتکدوں میں بھٹکتا نہ میں رہوں
تو ہی درِ حبیبؐ کا رستہ عطا کرے

محمود کا مقام ملا ہے حضورؐ کو
مجھ کو خدا درود کا رتبہ عطا کرے

سالار کعبتین بنا کر حبیبؐ کو
امت کو کعبتین کا رستہ عطا کرے

محفوظ کر کے گردشِ ایّام سے مجھے
مرا خدا سکون کا نامہ عطا کرے

یہ ہے دعا مجیدؔ کی اس کو خدائے پاک
دیدِ سرُورِ گنبدِ خضریٰ عطا کرے

◆◆

□

رحمن تیری نعمتیں کیسے کروں شمار
تیری عطاؤں پر مرا سارا جہاں نثار

تیری مدد سے لکھتا ہوں حمد و ثنا تری
مولا تیرے وجود سے ہے زندگی بہار

کرتا ہے دور تو مرے حزن و ملال کو
بس تیرا آسرا ہے مرے ضامنِ قرار!

ربّ رحیم کیجئے مرے حال پر کرم
ایسا نہ ہو کہ بے بسی کر جائے دل فگار

تیرا ترے مجیدؔ پہ اے رب ذوالکرم
انعام بے عدد ہے تو اکرام بے شمار

◆◆

□

مجھ کو مری طلب سے بھی بڑھ کر عطا کیا
اللہ نے کرم کیا بے انتہا کیا

ربِّ جہاں کے اِذن سے نعتیں کہی گئیں
میرے تو ہر سخن کو بھی حرفِ دعا کیا

ہر وقت اُس کا لطف و کرم مانگتا رہوں
منسوب مری ذات سے کرب و بلا کیا

دیکھا جو میں نے نامہ اعمال کی طرف
اپنے وجودِ خاک کو پھر التجا کیا

رکھا ہے اپنی جان کے کوزے میں بند اِسے
جس نے غمِ حیات کو نذر ہوا کیا

رزاق ہے وہ مانگنا رازق سے فرض ہے
جو بھی سخن مجیدؔ کیا، برملا کیا

◆◆

□

ماسوا ربّ کے نہیں ہے کوئی حاجت روا
بے کسانِ دہر کی سنتا ہے وہ ہر دم دعا

سن سکیں تیری دعا پتھر کے یہ مسجود کیا
جو تیرا خالق ہے، اُس خالق کے آگے سر جھکا

کر یقین کامل تو بس اُس ہستی معبود پر
وہ جو ہے رزاق اور کرتا ہے جو سب کچھ عطا

سجدہ کرتے ہیں اُسی خلاّق کو نجم و شجر
لائقِ حمد و ثنا ہے مالکِ ارض و سما

صبر و ہمت بھی وہی دیتا ہے ہر انسان کو
ہے مجیدؔ اس رب کی رحمت بے بہا، بے انتہا

◆◆

□

یا ربّ مرے گناہوں سے صرفِ نظر بھی ہو
مجھ پر کرم کیا ہے تو بارِ دِگر بھی ہو

غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں وجود پر
یہ قہر ہے تو لطف و عطا کا اثر بھی ہو

اپنی مدد کو کوئی وسیلہ بھی چاہیے
ہو گا اگر گناہ پہ یہ آنکھ تر بھی ہو

تاریکیوں نے گھیر لیا ہے نگاہ کو
مولا! یہ زندگی مری مثلِ سحر بھی ہو

یا ربّ ترے حضور ہے یہ التجا مری
غیروں پہ تیرا لطف ہے کچھ اپنوں پر بھی ہو

قدموں میں آ پڑے گی وہ منزل بھی اے مجیدؔ
سینے میں جاں گداز اگر رہ گزر بھی ہو

◆◆

□

تیری توصیف میں سرسبز ہیں اشجار سبھی
شبنمیں تجھ سے ہوئے پھول کے رخسار سبھی

گیت گاتے ہیں تری شان میں جھرنے سارے
سرنگوں ہو کے ثنا خوان ہیں کہسار سبھی

جھومتی موجیں بھی، لہراتی ہوئی شاخیں بھی
محو تسبیح میں رہتے ہیں یہ آثار سبھی

آسمانوں میں درخشاں ہیں ستارے جتنے
اس میں کرتے ہیں ترے حسن کا دیدار سبھی

یا خدا ہم کو سر حشر نہ رسوا کرنا
تو ہے غفّار سمجھتے ہیں گنہ گار سبھی

روح پرور ہے نظارا جو تیرے کعبے کا
فرش سے عرش تلک ہیں ترے انوار سبھی

◆◆

□

اے خدا ہر ظلم سے ہم کو بچا
سنتا ہے تو اپنے بندوں کی دعا

ٹوٹ ہی جائے نہ جینے کا بھرم
کشمکش میں زیست کی ہوں مبتلا

بھیک مانگوں کیوں درِ اغیار سے
اپنے گھر سے مجھ کو سب کچھ کر عطا

اے مری راہِ ہدایت کے چراغ
ظلمتِ لہو و لہب سے بھی بچا

ابتلائیں پڑ رہی ہیں پے بہ پے
روک ان کا آسماں میں راستہ

تیرے در پر ہے کھڑا تیرا مجیدؔ
اِس کا دامن ہے گناہوں سے بھرا

◆◆

□

آسمانوں کے ستاروں کے نگہبان خدا
ہو کرم مجھ پہ بہاروں کے نگہبان خدا

یہ تری شان کریمی ہے کہ ہم لوگوں کے
پورے ہوتے ہیں شب و روز سب ارمان خدا

کیا فلک، کیا یہ زمیں، سب ترا جلوہ مولا
ایک اک پھول میں ہے تیرا دبستان خدا

میں جو گِرتا ہوں، بھٹکتا ہوں سنبھل جاتا ہوں
سائباں ہو کے ہے مجھ پر مرا رحمان خدا

ساری مخلوق کا داتا بھی ہے رازق بھی ہے
میرا مقصود خدا ہے مرا ایمان خدا

اے خدا ایک ترا بندہ عاجز ہے مجیدؔ
عجز سرمایہ ہے اور تو ہے نگہبان خدا

◆◆

□

اے مالک تحریر تُو تقدیر بنا دے
ظلمت میں گھری زیست کو تنویر بنا دے

آہوں میں نہ کٹ جائے کہیں عمر گریزاں
خوش حالی کے ہر خواب کو تعبیر بنا دے

ہو جود و کرم تیرا مری آل پہ مولا
ان سب کو وفاؤں کی تو جاگیر بنا دے

ہے میری نگاہوں میں ترے پیار کی جھلمل
اب دل پہ مدینے کی تو تصویر بنا دے

عصیاں کی غلاظت میں جو یہ روح و بدن ہیں
بچنے کی جہنم سے بھی تدبیر بنا دے

◆◆

□

جہان کی چیرا دستیوں سے بچائے رکھنا الٰہی مجھ کو
بری نگاہوں کی مستیوں سے بچائے رکھنا الٰہی مجھ کو

تیرے حوالے سے میرے دشمن کو تاب کیوں ہو مقابلے کی
منافقت والی پستیوں سے بچائے رکھنا الٰہی مجھ کو

وہ جن پہ تیرا غضب ہوا ہے وہ جن سے نالاں ہے تیری ہستی
زمیں پہ سب ایسی بستیوں سے بچائے رکھنا الٰہی مجھ کو

میرا مقدر بھی اوج پر ہو تری طرف ہی مری نظر ہو
سبھی زمانہ پرستیوں سے بچائے رکھنا الٰہی مجھ کو

◆◆

□

ہر دستِ مفلسی کا سہارا خدا تو ہے
کوئی اگر نہیں ہے ہمارا خدا تو ہے

گرداب میں نہ جس کا کوئی دستِ گیر ہو
اُس ڈوبتے ہوئے کو کنارا خدا تو ہے

مشکل کشائی کے لیے صحرا کی گود سے
ویسے نہیں جو دل نے پکارا خدا تو ہے

پانی کی تہہ سے سطح پر اہلِ یقین کو
خود ہی سمندروں نے ابھارا خدا تو ہے

جنّت سے امّاں حوّاؑ کو آدمؑ سے بھی الگ
تنہا زمین پر جو اتارا خدا تو ہے

جس کے بھروسے تو نے ہے کاٹی مجیدؔ رات
وہ دن خوشی خوشی سے گزارا خدا تو ہے

◆◆

□

کتنا احسان ہے بندوں پہ یہ عالی تیرا
ہفت افلاک میں ہر اک ہے سوالی تیرا

مرتبہ پا گئے شاہانِ جہاں سے بڑھ کر
وصف لکھتے ہوئے رومی و غزالی تیرا

رونق ارض سما ہے تو فقط تیرا وجود
نقش آرا ہے حسیں رتبہ عالی تیرا

تو بصارت بھی سماعت بھی عطا کرتا ہے
شورشِ تیرگی میں نام جمالی تیرا

تیرے محتاج تو نوری بھی ہیں ناری بھی ہیں
ہر موحّد ترا ہر ایک اکالی تیرا

تپشِ ریگ سے اٹھتی ہے احد کی آواز
رنگ دکھلاتا ہے ہر ذکر بلالی تیرا

رنگ توحید کا دل پر ہو ترے نقش مجیدؔ
داغِ ہر شرک سے دامن رہے خالی تیرا

◆◆

□

جو دِیا مجھ کو میرے رب نے دیا
میری ساری دعاؤں سے بڑھ کر
مجھ پہ لطف و کرم اسی کا ہے
سب گناہوں خطاؤں سے بڑھ کر

ایک سرکش ہوں ایک پاپی ہوں
مجھ میں کیا کیا سما گئے ہیں عیب
اس قدر اور کون دیتا ہے
جتنا اُس نے دیا مجھ کو لاریب

بے عمل بھی ہوں بے خبر بھی ہوں
میری ساری خطائیں کر دے معاف
اک ترا آسرا ہی کافی ہے
ساری دنیا بھی ہو جو میرے خلاف

◆◆

□

مشکلیں مجھ پر پڑی ہیں اے میرے ربّ کرم
میری لوحِ دل پہ ہو جائے تری رحمت رقم

سب سے پہلے راضی ہونے والے اے میرے خدا
سب سے پہلے مدح کرتا ہے تیری میرا قلم

رحمتوں کی بارشوں سے زندگی سیراب ہو
زندگی کو بندگی کا دے سلیقہ بھی حکم

حسرتوں نے روک رکھا ہے میری امید کو
مالکِ کون و مکاں مجھ کو دکھا اپنا حرم

یا الٰہی رحم فرما تُو مرے احوال پر
بے کسی میری ہو تیری رحمتوں پر مختتم

◆◆

□

تیرے اوصاف کسی اور میں ہوں کیسے بھلا
تو ہی مولا ہے جہاں کے سبھی مولاؤں کا

تو ہے خلاقِ دو عالم تری ہستی ہے عظیم
تو سخاؤں کی سخا، تو ہی عطاؤں کی عطا

لڑکھڑائیں بھی اگر میرے قدم چلتے ہوئے
سچ تو یہ ہے کہ مجھے تُو نہیں گرنے دیتا

جو مجھے تھام کے رکھتا ہے گراتا ہی نہیں
کون ہے تیرے سوا تیرے سوا تیرے سوا

میری محدود نگاہوں سے پرے تیرا وجود
دل کا ہر ذرّہ ہے شاہد تری یکتائی کا

تو ہے لولاک کی قسمت کو سجانے والا
ہاں دکھا مجھ کو وہ لولاک نما کا چہرا

جانتا ہے تو مری ساری تمناؤں کو
تجھ کو معلوم ہے بے لفظ دعاؤں کی صدا

بات الفاظ و معانی کے تفاوت کی نہیں
میرا اللہ بھی تُو تُو ہی خدا ہے میرا

◆◆

□

کوئی غم جب بھی مجھے ستاتا ہے
میرا رب ہی مجھے بچاتا ہے

اپنے اعمال جب نظر آئیں
یہ مرا دل مجھے رلاتا ہے

میرے مالک یہاں سوا تیرے
کون غیروں کے کام آتا ہے

مجھ کو مایوس تُو نہیں کرتا
مجھ سے رنج و الم بھگاتا ہے

آرزوؤں کو پَر نہیں لگتے
آرزوؤں کو تُو جگاتا ہے

لامکانی بلندیوں سے مجھے
فرشِ خاکی پہ تو ہی لاتا ہے

بس کہ کر دو اسے معاف کہ جو
آخرت کے سفر پہ جاتا ہے

◆◆

□

تیرہ شبی میں مجھ کو ملے تیری روشنی
اے مالکِ زمین و فلک عرض ہے مری

ممکن نہیں حیات سسکتی رہے یہاں
ہوتا ہے تیرے ذکر سے طے دورِ تشنگی

تو میری کائنات مری ذات میں ہے تُو
صبر و قرار دل مرے اندر کی آگہی

ہوتی نہیں شمار تری مجھ سے نعمتیں
تیری عنایتیں ہیں امیری کہ مفلسی

تخلیق کائنات سے ظاہر تو تُو ہوا
ہاں پیروی رسولؐ کی ہے پیروی تری

ممکن نہیں کہ حمد تری لکھ سکے مجیدؔ
تو ربِّ ذوالجلال میں ادنیٰ سا امتی

◆◆

□

میں ہوں غلام سیدِ ابرارؐ یا خدا
ہو جائے بیڑا میرا بھی اب پار یا خدا

گرچہ ہوں میں حضورؐ کا ادنیٰ سا امتی
کھل جائیں مجھ پہ آپ کے انوار یا خدا

لاؤں گا بار بار ترے در پہ میں طلب
ہے ایک تو غریب کا غم خوار یا خدا

الطاف ہیں ترے مری اوقات سے سوا
ہر لطف مانگتا ہوں میں ہر بار یا خدا

شاہوں کے شاہ اے سبھی آقاؤں کے الہٰ
گھر ہو مجیدؔ کا بھی پُر انوار یا خدا

◆◆

□

وہ چنگاڑتی آئے گی جب زمیں پر
نہ سبزہ نہ گل ہی رہیں گے کہیں پر

نکل آئیں گے اپنی قبروں سے باہر
عجب ہوں گے آثار اُن کی جبیں پر

دُھنی ہوئی روئی کی طرح کہسار ہوں گے
رہے گا اثر اس کا حبل المتیں پر

سوا نیزے پر جگمگائے گا سورج
سراسیمگی ہو گی سب سافلیں پر

شفاعت کریں گے نبیؐ مکرّم
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

ہے بخشش انھی کی کہ جن کا رہا ہے
یقیں اور ایماں رسولؐ امیں پر

سپیدہ سحر کی طرح ہوں گے چہرے
گزارا جو کرتے ہیں نانِ جویں پر

سکوں اور راحت ہے نیندوں میں شامل
وہ ہے مہرباں مجھ سے فردِ حزیں پر

ہے بخشش کی امید اپنے خدا سے
نگاہیں لگی ہیں اسی دل نشیں پر

◆◆

ذکر ہے تیرا کُو بہ کُو نور ہے تیرا چار سو
میرے خدا میرے الٰہ مجھ کو ہے تیری جستجو

جب بھی تجھے صدا میں دوں، تشنہ لبی کے دشت سے
بن کے کرم ٹپک پڑے، آنکھ سے لعلِ آرزو

میرے خدائے لم یزل، تو ہے ازل سے تا ابد
تا دمِ آخریں رہے، میری طلب میں ایک تُو

اے مرے قلبِ خوش نظر بخت پہ اپنے ناز کر
یادِ خدائے پاک میں آنکھ نے کر لیا وضو

غم کدۂ حیات میں، عالم مشکلات میں
اٹھے تری طرف نگاہ تجھ سے کروں میں گفتگو

◆◆

□

تیرے گھر مان بڑھانے کے لیے آیا ہوں
اپنی تقدیر جگانے کے لیے آیا ہوں

میری اوقات سے بڑھ کر ہے عنایت تیری
تجھ کو یہ بات بتانے کے لیے آیا ہوں

اپنے اعمال کے اثرات سے بچنے کے لیے
فردِ عصیاں کو چھپانے کے لیے آیا ہوں

کتنا اچھا ہے تیرا خوف رہے ساتھ میرے
اے خدا تجھ کو منانے کے لیے آیا ہوں

مجھ پہ ہو جائے ترے لطف کا سب نور و حضور
خود کو ظلمت سے بچانے کے لیے آیا ہوں

اک دن پھر تری جانب ہی مجھے لوٹنا ہے
زادِ راہ تجھ سے اُٹھانے کے لیے آیا ہوں

سرنگوں کعبے کی دہلیز پہ دیکھا ہے جہاں
میں بھی اب سر کو جھکانے کے لیے آیا ہوں

ان گنت مردہ زمینوں کو بسانے والے
دل کی بستی کو بسانے کے لیے آیا ہوں

تیرا بندہ ہوں میں اک بندۂ عاجز تیرا
نفس کے بُت کو گرانے کے لیے آیا ہوں

ماسوا تیرے کوئی مالکِ لولاک نہیں
خود کو یہ یاد دلانے کے لیے آیا ہوں

ذکر تیرا مرے ہونٹوں پہ رواں ہے مولا
میں تری حمد سنانے کے لیے آیا ہوں

آنکھ تو دیکھتی رہتی ہے ترے ہی جلوے
تیرا گھر دل کو دکھانے کے لیے آیا ہوں

مستقیم ایک ہی رستہ ہے نبیؐ کا رستہ
اس کو سپنے میں جگانے کے لیے آیا ہوں

ہے کمر طوق جہالت سے خمیدہ میری
بس یہی بوجھ گرانے کے لیے آیا ہوں

جو ہے فہرست ترے خلد نشینوں کی وہاں
نام اپنا میں لکھانے کے لیے آیا ہوں

◆◆

□

ہٹ جا نظر سے دُور تُو اے سطحِ نیلگوں
جی بھر کے دیکھ لوں میں خدا کو تو پھر مروں

قلب و نظر تو ایک ہیں اُس ذات کے مکاں
کتنا حسیں مکین ہے دیتا ہے جو سکوں

حرص و ہوس کی آگ سے لپٹوں تو کس لیے
اس کی ضیائے نور سے میں دُور کیوں رہوں

جھکتا نہیں ہے جو کسی ظالم کے سامنے
اللہ کے حضور میں رہتا ہے سرنگوں

حمد و ثنا کے پھول خدا نے عطا کیے
میں بھی مجیدؔ اس کا اطاعت گزار ہوں

◆◆

□

الٰہی آپؐ سے سب التجا بھی کرتے ہیں
ہمیں معاف کریں ہم خطا بھی کرتے ہیں

خدایا آپؐ کے محبوبؐ کی ہیں امت ہم
وہی تو شرک سے ہم کو جدا بھی کرتے ہیں

وہ بدنصیب ہیں جو مانگتے ہیں اوروں سے
ہمیں تو آپؐ ہی سب کچھ عطا بھی کرتے ہیں

پکڑ کے لاؤ نہ تم اُن کے پَر کُترنے کو
کرو نہ قید پرندے دعا بھی کرتے ہیں

مجیدؔ زندگی ظلمت میں کھو نہ جائے کہیں
ہم اس لیے ہی تو ذکرِ خدا بھی کرتے ہیں

◆◆

□

دونوں سے محبت ہے طیبہ ہو کہ بطحا ہو
دل ان کی امانت ہے طیبہ ہو کر بطحا ہو

یہ دین کے مرکز ہیں یہ جان ہماری ہیں
ان ہی سے تو الفت ہے طیبہ ہو کہ بطحا ہو

اک مالک محشر ہے اک شافعؐ محشر ہے
ہر ایک سے راحت ہے طبیہ ہو کہ بطحا ہو

دونوں ہی نشانی ہیں اک ہستی اعلیٰ کی
یہ ربّ کی عنایت ہے طیبہ ہو کہ بطحا ہو

ایمان سلامت ہے بس ان سے مجیدؔ اپنا
رحمان کی رحمت ہے طیبہ ہو کہ بطحا ہو

◆◆

□

نگاہِ کرم مجھ پہ فرما الٰہی
کہ پھر ایک محشر ہے برپا الٰہی

کہیں سوکھ جائے نہ یہ کشتِ امید
تو رحمت کا مینہ مجھ پہ برسا الٰہی

مجھے بھی دکھا دے وہ پُر نور کعبہ
بہت ہو چکی اب نہ تڑپا الٰہی

سبھی نعمتیں ہوں مجھے بھی میسّر
کٹھن زندگی ہے نہ ترسا الٰہی

ہے جتنی محبت تجھے مجھ سے مولا
نہیں ایسی کوئی بھی کرتا الٰہی

پریشان ہوں میں تو ذیشان تُو ہے
میری بے کسی پر کرم یا الٰہی

◆◆

□

تیرے کرم سے سرخرو ہو جائے دل مرا
حمد و ثنا سے مشکبو ہو جائے دل مرا

لبیک کی صدا ہے صداؤں میں جاں فروز
مصروفِ کارِ جستجو ہو جائے دل مرا

اپنے نبیؐ کے حکم کی تعمیل کے لیے
اپنے خدا کے روبرو ہو جائے دل مرا

یہ سوچ کر کہ نعت نگاری مجھے ملی
نعتوں میں محوِ گفتگو ہو جائے دل مرا

مرنے کے بعد جسم گر ہے فنا مجیدؔ
حاضر لحد میں ہو بہو ہو جائے دل مرا

◆◆

□

غم کے دریا میں بہائے ہوئے اِن لوگوں کو
پیار مل جائے ستائے ہوئے اِن لوگوں کو

اپنی آغوش محبت میں بٹھا لے مولا
دہر کے ہاتھوں نچائے ہوئے اِن لوگوں کو

جلتے سورج کی تمازت سے بچائے رکھنا
اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے اِن لوگوں کو

تیری رحمت تری بخشش کا سہارا مل جائے
تختہ دار پہ لائے ہوئے اِن لوگوں کو

حشر کے روز ندامت سے بچائے رکھنا
بوجھ عصیاں کا اٹھائے ہوئے اِن لوگوں کو

◆◆

□

میرے اللہ مصیبت سے بچائے رکھنا
اپنی رحمت کے ستاروں میں بسائے رکھنا

آشیانہ جو مرا کاہ سے بھی ہے کمزور
تُند اور تیز ہواؤں سے بچائے رکھنا

میں گنہ گار ہوں لاچار ہوں اے میرے خدا
اپنی آغوشِ محبت میں بٹھائے رکھنا

جن پہ چلنے سے میسّر ہو رضا تیری مجھے
اُنہی رستوں پہ الٰہی تو چلائے رکھنا

جس قدر کندہ ہوئے میری خطاؤں کے حروف
لوحِ محفوظ سے تو اُن کو مٹائے رکھنا

◆◆

□

ہوں پریشان خدا مجھ کو سہارا دے دے
بحرِ غم سے مجھے تو اپنا کنارا دے دے

خود ہی کہتے ہو کہ مایوس کبھی مت ہونا
پھر بھی ہو جاؤں تو رحمت کا سہارا دے دے

جن سے راتیں بھی بدل جائیں دنوں میں مولا
صبحِ امید کا روشن وہ ستارا دے دے

روٹھ جائے نہ کہیں ہم سے اعانت تیری
دشتِ تنہائی میں ہیں ساتھ ہمارا دے دے

آشیانے پہ مرے کوند نہ جائے بجلی
اس کو تُو اپنی حفاظت کا منارہ دے دے

◆◆

□

رزق کا وعدہ اگر ربّ نے کیا ہوتا نہیں
بھوک افلاس میں پھر کوئی جیا ہوتا نہیں

زندگی موت اگر اُس کے نہ ہوتی بس میں
پھر تو مظلوم زمانے میں بچا ہوتا نہیں

عزت و ذلتِ انسان ترے ہاتھ میں ہے
حشر کیا ہوتا اگر یہ بھی صلہ ہوتا نہیں

دشتِ ظلمت میں تو ہم پیاسے بھٹکتے رہے
تیری الفت کا اگر جام پیا ہوتا نہیں

اپنی پیشانی پر پھر داغِ ندامت ہوتے
تیری رحمت نے اگر دل کو سیا ہوتا نہیں

◆◆

□

خوش ہوں تیری رضا پہ میں ہر حال میں خدا
شکوہ کرے زباں مری خفیہ نہ برملا

جو منزل نصیب میں تو نے رکھے ثمر
دستِ جفا و ظلم سے ہر حال میں بچا

مقصود میری جان کی ہے بہتری تجھے
پھر کیسے تیری رحمتِ حق سے ہوں میں جدا

اس پر مرا یقین ہے ایمان اس پہ ہے
مانگوں گا جو بھی تجھ سے تو سمجھوں گا مل گیا

مقصود کائنات کی نسبت سے جو مجیدؔ
کٹ جائے زندگی تو ہے یہ زندگی سوا

◆◆

□

تیرے محبوبؐ کی آنکھوں میں ہے جلوہ تیرا
اے خدا دیکھ لیا سب نے یہ پردہ تیرا

سب حسیں لوگ ترے حسن کی پہچان بنے
ہے نبیؐ پاک کی اولاد حوالہ تیرا

آشیانے تو ہزاروں نے بنائے ہیں مگر
ہے حسیں سارے زمانے سے یہ کعبہ تیرا

تیرا اصحابؓ محمدؐ پہ کرم کتنا ہے
جس کو دیکھیں وہ نظر آتا ہے شیدا تیرا

کیوں میں ناکام رہوں مجھ کو تو مل جاتا ہے
کامرانی کے لیے ایک سہارا ترا

اے مجیدؔ اُس کو پکاروں تو سکوں ملتا ہے
وہی آقا وہی مولا وہی داتا تیرا

◆◆

□

میرے خدا غریب پہ رحمت کی ہو نظر
میں بندۂ حقیر ہوں عاجز ہوں اک بشر

کشتی مری حیات کی بحر وجود میں
تیرے کرم سے آج بھی چلتی ہے بے خطر

مولا میری نگاہیں بھی عیبوں سے پاک ہوں
دیکھوں میں تیرے حسن کو ہر شام ہر سحر

سنتے ہو مجھ غریب کی سب آہ و زاریاں
رہتے ہو میرے حال کے پل پل سے باخبر

مالک تیرا مجیدؔ ہو محشر میں سرخرو
خالق مری دعائیں سبھی مستجاب کر

◆◆

□

آنکھ میں تیرا حسن یکتا ہے
دل میں تیرا سرُور مہکا ہے

غم مجھے یہ نہیں کہ تنہا ہوں
ہے خوشی یہ کہ تو اکیلا ہے

وحدہٗ لاشریک ذات تری
تو ہی سارے جہاں کا مولا ہے

میری شہ رگ سے ہو قریب مگر
قاب قوسین تیرا جلوہ ہے

خالقِ جنّ و انس و ارض و سما
دل تیرے نام سے دھڑکتا ہے

مجھ گنہ گار اور مفلس کا
بس تیری ذات ہی سہارا ہے

ہے منوّر زمین و شمس و قمر
اسمِ اعظم کا تو ہی جلوہ ہے

تو میری آنکھ سے نہیں اوجھل
میری رگ رگ میں تو سمایا ہے

دور ھٹ کر بلائیں رہتی ہیں
مجھ پر تیرے کرم کا سایہ ہے

میری آغوش میں بھرے تارے
جب بھی لوگوں نے دل دُکھایا ہے

میرے دامن کو بھر مجیدؔ ترا
تیرا مجذوب، تیرا بندہ ہے

◆◆

□

بکھرا ہے تیرا جلوۂ توحید چار سُو
تسبیح ذکر و فکر پہ روشن ہے اللہ ہو

زیبا ہیں تجھ سے ظاہر و باطن کی منزلیں
رہتے ہو لامکاں پہ تو ملتے ہو کُو بہ کُو

تیرہ دلوں میں اپنی محبت جگاتا ہے
تاریکیوں کو نور میں تبدیل کر کے تُو

یا ربّ غریبِ شہر ہوں توبہ قبول کر
دنیا سے آخرت میں بھی ہو جاؤں سرخرو

تو پاس ہے تو اور کوئی مدّعا نہیں
اک تیری آرزو مجھے بس تیری جستجو

آخر مری حیات کا بجھ جائے جب چراغ
میری لحد میں تجھ سے رہے میری گفتگو

◆◆

□

کس قدر رحمتیں تیری ہیں چمن زاروں پر
نور ہے تیرا بیابانوں پہ کوہساروں پر

شاد رکھتا ہے مجھے ذکر تیرا وحشت میں
دل شکستہ نہیں ہوتا ہے مرا خاروں پر

تیری شفقت ہی اٹھاتی ہے ہر اک آن اُنہیں
گرتے ہیں اشک جو نادار کے رُخساروں پر

کچھ بھی مشکل نہیں پہچان تیری میرے لیے
عکس پھیلا ہے تیرا پھولوں پہ گلزاروں پر

ہم کو بھی شافعِ محشر کی شفاعت ہو نصیب
تیرا احسان ہے کعبے کے پرستاروں پر

اپنی آنکھوں کو حرم پاک میں چھوڑ آیا ہوں
بس رہی ہیں یہ وہیں کعبے کی دیواروں پر

◆◆

□

تیرے گھر سے کیا کیا ضیا آ رہی ہے
بتانے مجھے کچھ ہوا آ رہی ہے

زمانے کی ہر سُو کڑی دھوپ میں بھی
مسرّت کی سر پر ردا آ رہی ہے

جدھر بھی مری آنکھ کی روشنی ہے
وہیں والضحیٰ کی صدا آ رہی ہے

کِھلی پھول میں شبنمی آرزو کیا
کلی لے کے آبِ بقا آ رہی ہے

درِ کعبہ پر حاضری کے لیے چل
مرے دل سے کیا کیا صدا آ رہی ہے

خدایا! ہیں مرے کچھ اعمال ایسے
مگر کیا بتاؤں حیا آ رہی ہے

تری یاد میں ہیں گنہگار آنکھیں
چھلکنے کی ان کو ادا آ رہی ہے

یقیں ہے کہ ہو جائے محشر میں بخشش
دلِ مبتلا سے ندا آ رہی ہے

◆◆

□

ظاہر کی آنکھ سے تجھے دیکھا نہیں کبھی
دل ہی میں تُو ملے گا یہ سوچا نہیں کبھی

ہر مرحلے میں تیرا کرم ساتھ ساتھ ہے
کیسے کہوں کہ حال بھی پوچھا نہیں کبھی

میرے نگاہ و قلب پہ مرقوم ایک تُو
لیکن کسی نے دل میں تو جھانکا نہیں کبھی

مولا گنہ گار کی آنکھیں ہیں اشکبار
لیکن کسی کے رُوبرو رویا نہیں کبھی

بارِ گناہ سے بھی لرزتا ہے میرا جسم
اوجھل ترے کرم سے بھی رہتا نہیں کبھی

خالق تری عطاؤں کا ممنون ہے مجیدؔ
مایوسیوں کا دور جو آیا نہیں کبھی

◆◆

□

میری قسمت جو سنواری ہے سنوارے رکھنا
اور تقدیر کے باغوں کو نکھارے رکھنا

ہفت افلاک کی جانب ہے سخن محوِ سفر
اس کی پرواز پہ رحمت کو اُتارے رکھنا

سب کو تکلیف و مصیبت سے بچانے والے
اپنی الفت کے دریچے سے گزارے رکھنا

تُو تو تھکتا ہی نہیں مجھ کو عطا کرتے ہوئے
اپنی عادت بھی ہے دامن کو پسارے رکھنا

میرے رحمن مجھے خلد میں رہنا دینا
دور سب آتشِ دوزخ کے شرارے رکھنا

◆◆

□

بے مثال ایسا کہ پھر تجھ سا کوئی کیا ہو گا
تُو خدا ہے تو خدا اپنے ہی جیسا ہو گا

اسم احمدؐ میں محمدؐ میں تجھے پاؤں
تو اگر میم کے پردے میں سمایا ہو گا

دور ہو جائے گی دنیا کی غلاظت اس سے
تیری رحمت کی جو بارش میں نہایا ہو گا

لوگ کہتے ہیں لحد میری اندھیری ہو گی
میرا ایمان ہے ہر سمت اجالا ہو گا

مل ہی جائے گا قیامت میں صلہ بھی اُن کو
جس نے جو کچھ بھی زمانے میں کمایا ہو گا

آرزو ہے کہ تجھے حشر سے پہلے دیکھوں
تو ہی بتلا دے مجھے کیا کبھی ایسا ہو گا

بخشوانے کو کرم ہو گا گنہ گاروں پر
تجھ سے بھی شافعؐ محشر کا تقاضا ہو گا

◆◆

□

خزاؤں میں تُو ہے بہاروں میں تُو ہے
مرے مولا سارے نظاروں میں تُو ہے

تری روشنی سے ہے مہتاب روشن
الٰہی فلک کے ستاروں میں تُو ہے

مرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے تجھ سے
مرے آنسوؤں کی قطاروں میں تُو ہے

ہواؤں کے یہ سلسلے سب ترے ہیں
کڑی دھوپ کے سب کناروں میں تُو ہے

فرائض سے ایسے ہے انسان غافل
مگر اس کے سارے سہاروں میں تُو ہے

تجھی سے ہیں سب آرزوئیں ہماری
تمناؤں کے ریگزاروں میں تُو ہے

ہمیں بھوک میں تو کھلاتا ہے کھانا
سبھی کھیتیوں کشت زاروں میں تُو ہے

ترے در پہ آیا ہے تیرا مجیدؔ اب
کہ وحدت کے سارے اشاروں میں تُو ہے

◆◆

□

دستگیری ہو مری میرے خدا
اے مرے مشکل کشاء ہو آسرا مشکل کشاء

جل رہے ہیں جو امیدوں کے چراغ
ان چراغوں کو ملے تیری ضیا

بوجھ عصیاں کا کمر پر لاد کر
مغفرت کی مانگتا ہوں میں دعا

حشر میں مجھ کو ملے فردِ نجات
میں تیرا بندہ ہوں اے میرے خدا

مانگنا تجھ سے میری اوقات ہے
مانگتا ہوں مانگتا ہوں برملا

تیری ہستی میری شہ رگ سے قریب
تیری آرائش مقامِ منتہیٰ

بخشنے والے مجھے نانِ جویں
مجھ کو آلام و مصیبت سے بچا!

◆◆

اُس کو آنکھوں میں دل میں اُتارو
مشکلوں میں اُسے ہی پکارو
بس وہی سب کی سنتا دعا ہے
بس وہی ایک حاجت روا ہے

گود ماؤں کی بھرتا وہی ہے
آس پوری بھی کرتا وہی ہے
کب کوئی اور حاجت روا ہے
بس وہی ایک حاجت روا ہے

ماسوا اُس کے خالق نہیں ہے
دوسرا کوئی رازق نہیں ہے
سب کی مشکل میں مشکل کشا ہے
بس وہی ایک حاجت روا ہے

اُس کی رحمت کی سر پہ ردائیں
بخشتا ہے ہماری خطائیں
دستگیری اُسی کی ادا ہے
بس وہی ایک حاجت روا ہے

◆◆

□

روشن ہے دل میں حمد جہاں گیر کا چراغ
جلتا رہے سدا مری تقدیر کا چراغ

یا رب مری حیات نے دیکھا ہے عمر بھر
اب تو جلے وہ خواب کی تعبیر کا چراغ

کرتا رہوں تلاوتِ آیات روز و شب
روشن کرے ضمیر کو تفسیر کا چراغ

پھیلاؤں چار سمت یقیں کی میں روشنی
ظلمت میں لے کے اسوۂ شبیرؑ کا چراغ

تیری عطا سے تیری سخا سے جلاؤں گا
ایوانِ علم و حلم کی تعمیر کا چراغ

تیرے کرم سے آج بھی ہے ضوفشاں بہت
مولا میرے نصیب کی تحریر کا چراغ

◆◆

□

بتانے والی ذاتِ مصطفیؐ ہے
کہ ربّ ہی سب جہانوں کا خدا ہے

وجودِ ذات باری کا ہے شاہد
ازل سے تا ابد جو ارتقا ہے

یہ نقشِ زندگی جو ہے زمیں پر
بنائے لا الہ کی ابتدا ہے

مٹائی سرکشی انساں کی جس نے
وہی تو لائق حمد و ثنا ہے

مجیدؔ اک حاکم اعلیٰ کے دم سے
جہانوں میں ضیائے والضحیٰ ہے

◆◆

□

پاک ہے ذات جو لے گئی تھی
اپنے محبوبؐ کو لامکاں پر
اس قدر پیار آیا خدا کو
عالمِ کُل کے اُس مہرباں پر

بن گئی تھیں سہانی فضائیں
تھی تمنا حضورؐ آج آئیں
اُنؐ کے قدموں میں تارے بچھائے
کہکشاں نے جو ہے آسماں پر

راہِ طائف کا ہر دُکھ مٹایا
اس لیے لامکاں پر بلایا
گفتگو بھی تھی منظور اُن سے
دید کا شوق بھی تھا وہاں پر

دھوم ایسی مچائی زمیں پر
مہرباں تھی خدائی امیں پر
سب پریشاں ہوئے دشمنِ دیں
اک بشر اور گیا آسماں پر

رب نے توقیر اُن کی بڑھائی
منتظر تھی فلک پہ خدائی
شان تھی دیدنی مصطفیؐ کی
ہفت افلاک کے سائباں پر

ساری مخلوق کی سن دعائیں
دور ہوں ساری ہم سے بلائیں
تیرے بندے ہیں عاجز ہیں مولا
کیوں پڑے امتحاں امتحاں پر

◆◆

□

دل میرا نور حق سے آئینہ بن گیا ہے
آنکھیں دمک رہی ہیں چہرہ چمک رہا ہے

بڑھ کر مری طلب سے اُس کی عنایتیں ہیں
اُس کی سخاوتوں کا در مجھ پہ کھل رہا ہے

روزہ نماز میرا قربانیاں بھی اس کی
موت و حیات اس کی جس نے یہ کی عطا ہے

مالک مجھے نہ کرنا محتاج زندگی میں
تیری طرف ہی دل ہے تیرا ہی آسرا ہے

سجدوں میں جا کے رولوں یا غم میں دل ڈبو لوں
سن لے الٰہی میرے ہونٹوں پہ جو دعا ہے

آنگن میں زندگی کے کچھ پھول منتظر ہیں
دے وہ بہار مجھ کو جو ضامنِ بقا ہے

◆◆

□

نام ہونٹوں پہ جو آتے ہیں عبادت کیلئے
اُن کو دشواری کوئی کیا ہو مسافت کیلئے

قافلے کیا درِ کعبہ کو چلے جاتے ہیں
دل کی تسکیں کے لیے اپنی سعادت کے لیے

کرتے جاتے ہیں مرے کام و دہن کو شیریں
مخزنِ نعت کے الفاظ ہیں مدحت کے لیے

میرے ربّ کو مرا احوال بتا دیتے ہیں
لفظ ہوتے ہیں دعاؤں میں عنایت کے لیے

اپنی تخلیق میں مضمر ہے فقط راز یہی
ہم ہوئے پیدا تو بس ربّ کی اطاعت کے لیے

کر کرم مجھ پہ الٰہی کہ ترستی ہیں بہت
میری آنکھیں درِ کعبہ کی زیارت کے لیے

◆◆

□

اُس کے کرم کے پھول میں چنتا ہوں بارہا
سر اُس کی رحمتوں پہ میں دُھنتا ہوں بارہا

میں خالق جہان کے رہتا ہوں رُو برو
پروردگار پاک سے ملتا ہوں بارھا

آیاتِ بیّنات ہیں میرے لئے شفا
اِن ہی سے فیض یاب میں ہوتا ہوں بارہا

پنہاں مرے وجود میں ہے ربّ ذوالجلال
باتیں یہی ضمیر کی سنتا ہوں بارہا

وہ ظلمتوں کی راہ سے مجھ کو بچاتا ہے
گو خار دار راہ پہ چلتا ہوں بارہا

اک روز جاؤں گا حرم پاک میں مجیدؔ
یہ حسرتوں کے جال میں بُنتا ہوں بارہا

◆◆

□

مجھ گنہ گار سے انسان پہ رحمت کرنا
میرے رحمن عطا اپنی محبت کرنا

دُور رکھنا مجھے سب رنج و الم سے مالک
جس سے ہو میرا بھلا بس وہ عنایت کرنا

رکھنا محفوظ مجھے ذلّت و رسوائی سے
مجھ سے منسوب ہیں جو اُن پہ بھی شفقت کرنا

میں نے توحید و رسالت کی گواہی دی ہے
میری منظور الٰہی یہ شہادت کرنا

روزنِ دل سے تیرے پیار کی خوشبو آئے
میرے مہکے ہوئے گلشن کی حفاظت کرنا

◆◆

□

پانیوں میں زندگی، چلتی ہوا میں جان ہے
میرے مالک سبزہ و گل میں تیری پہچان ہے

تتلیوں کے قمریوں کے سب حسیں رنگوں میں تُو
صرف تو مخلوق کا خالق مرا ایمان ہے

جو شگوفے پھوٹتے ہیں ٹہنیوں پر تجھ سے ہیں
تیری قدرت کے نشاں یہ کھیت یہ کھلیان ہیں

حشر میں رسوا نہ کرنا خالق ارضا و سما
میرا تجھ پہ ہے بھروسہ تُو ہی تو رحمن ہے

جانتا ہے تو الٰہی میرے اس دل کا گداز
حسرتوں سے خواہشوں سے تو کہاں انجان ہے

سلسلہ تیری عطاؤں کا کبھی رکتا نہیں
پھر بھی ناشکرا بہت یہ حضرتِ انسان ہے

◆◆